نمازی کے آگے گزر گیا، تو اب کیا حکم ہے؟

ریفرنس نمبر: pin-6941 تاریخ: 06-04-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بعض اوقات یہ دیکھا گیا ہے کہ کوئی بندہ لاعلمی میں کسی نمازی کے آگے سے گزر جائے، تو جونہی اسے پتہ چلتا ہے کہ وہ نمازی کے آگے سے گزرا ہے، اس کا ازالہ کرنے کے لیے نمازی کو دوبارہ کراس کرتا ہے اور جدھر سے آیا تھا، اس جانب چلا جاتا ہے، تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا اس طرح ازالہ کرنا شرعاً درست ہے؟ اور اگر کوئی کرلے، تو اس پر کوئی حکم عائد ہو گا، نیز اس سے نمازی کی نماز پر تو کوئی اثر نہیں پڑے گا؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جواب جاننے سے قبل یہ شرعی حکم ذہن نشین کر لیجئے کہ کوئی شخص اگر کسی مکان یا مسجدِ صغیر (یعنی چھوٹی مسجد اور آج کل عام مساجد، مسجدِ صغیر ہی کے حکم میں ہیں) میں نماز پڑھ رہا ہو اور اس کے آگے سترہ نہ ہو، تو دوسرے شخص کا دیوارِ قبلہ تک اس کے آگے سے گزرنا، ناجائز و گناہ ہے اور اگر نمازی صحراء یا مسجدِ کبیر (یعنی بڑی مسجد، جیسے مسجدِ حرام اور مسجدِ نبوی شریف کہ فی زمانہ اپنے عظیم رقبے کی وجہ سے مسجدِ کبیر ہیں) میں نماز ادا کر رہا ہو، تو بغیر سترہ موضعِ سجدہ (قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ کی طرف نظر کریں، تو جتنی دور تک نگاہ احاطہ کرے، اس) تک گزرنا، جائز نہیں، البتہ موضعِ سجدہ کے باہر سے گزر سکتے ہیں۔ نیز اگر کوئی شخص لاعلمی میں نمازی کے آگے سے گزر گیا، تو وہ گنہگار نہیں ہو گا۔

اس تفصیل کے بعد پوچھی گئی صورت کا حکم یہ ہے کہ جس صورت میں نمازی کے آگے سے گزرنے کی اجازت نہیں، اگر کوئی شخص لاعلمی میں اس کے آگے سے گزر گیا، تب تو وہ گنہگار نہیں ہو گا، لیکن اگر اس نے نمازی کو دوبارہ کراس کیا، تو گنہگار ہو گا، اگرچہ وہ اپنے گمان کے مطابق ازالہ (غلطی کو درست) کرنے کے لیے پلٹے۔ لہذا اگر کسی سے سہواً یا قصداً نمازی کے آگے سے گزرنے والی غلطی سرزد ہو جائے، تو وہ ازالے کے لیے ہرگز واپس نہ پلٹے کہ سہواً گزرنے میں تو کوئی شرعی گرفت نہیں، لہذا ازالہ کی کچھ حاجت نہیں، لیکن دوبارہ کراس کرنے پر گناہ کا مرتکب ہو گا۔ نیز بہر صورت نمازی کے آگے سے گزرنے کے سبب نماز میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا، نماز جاری (continue) رہتی ہے۔

نمازی کے آگے سے گزرنے کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ، لکان ان یقف اربعین خیر الہ من ان یمر بین یدیہ“ ترجمہ: نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر جان

لیتا کہ اس پر کتنا گناہ ہے، تو وہ چالیس (سال) تک وہاں کھڑے رہنا گزرنے سے بہتر خیال کرتا۔

(صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب اثم المار بین یدی المصلی، جلد1، صفحہ73، مطبوعہ کراچی)

در مختار میں ہے: ”(ومرور مار فی الصحراء او فی مسجد کبیر بموضع سجودہ) فی الاصح (او) مرورہ (بین یدیہ) الی حائط القبلۃ (فی) بیت و (مسجد) صغیر، فانہ کبقعۃ واحدۃ (مطلقا)۔۔(وان اثم المار)“ ترجمہ: اور صحراء یا مسجدِ کبیر میں اصح قول کے مطابق موضعِ سجود سے اور گھر یا مسجدِ صغیر میں دیوارِ قبلہ تک گزرنا کہ یہ ایک ہی حصے کے حکم میں ہے مطلقاً نماز کو فاسد نہیں کرتا، اگرچہ گزرنے والا گنہگار ہو گا۔

(در مختار مع الرد المحتار، کتاب الصلاۃ، جلد2، صفحہ479تا81، مطبوعہ کوئٹہ)

”وان اثم المار“ کے تحت فتاوی شامی میں ہے: ”ان لم یکن للمصلی سترۃ“ ترجمہ: (گزرنے والا اس وقت گنہگار ہو گا) جب نمازی کے آگے سترہ نہ ہو۔

(فتاوی شامی، کتاب الصلاۃ، جلد2، صفحہ481، مطبوعہ کوئٹہ)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”نماز اگر مکان یا چھوٹی مسجد میں پڑھتا ہو، تو دیوارِ قبلہ تک نکلنا جائز نہیں جب تک بیچ میں آڑ نہ ہو، اور صحرا یا بڑی مسجد میں پڑھتا ہو، تو صرف موضعِ سجود تک نکلنے کی اجازت نہیں، اس سے باہر نکل سکتا ہے، موضعِ سجود کے یہ معنی ہیں کہ آدمی جب قیام میں اہلِ خشوع و خضوع کی طرح اپنی نگاہ خاص جائے سجود پر جمائے، یعنی جہاں سجدے میں اس کی پیشانی ہو گی، تو نگاہ کا قاعدہ ہے کہ جب سامنے روک نہ ہو تو جہاں جمائے وہاں سے کچھ آگے بڑھتی ہے، جہاں تک آگے بڑھ کر جائے وہ سب موضع میں ہے، اس کے اندر نکلنا حرام ہے، اور اس سے باہر جائز۔“

(فتاوی رضویہ، جلد7، صفحہ254، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مسجدین حرمین، مسجد کبیر میں داخل ہیں۔ شرعی کونسل آف انڈیا، بریلی شریف کے پندرہویں فقہی سیمینار میں ہے: ”باتفاقِ رائے یہ طے ہوا ہے کہ اب مسجدِ نبوی اور مسجدِ حرام، مسجدِ کبیر ہو گئی ہیں۔“

(فیصلہ پندرھواں، فقہی سیمینار، شرعی کونسل آف انڈیا، بریلی شریف)

نمازی کے آگے سے سہواً گزرنے والا گنہگار نہیں اور بہر صورت اس سے نماز میں خلل واقع نہیں ہوتا۔ چنانچہ فتاوی اجملیہ میں اسی طرح کا سوال ہوا، تو جواباً ارشاد فرمایا: ”نمازی کے سامنے سے سہواً گزرنے والے تو گنہگار ہی نہیں۔ ہاں! قصداً گزرنے والا سخت گنہگار ہے، بہر صورت اس سے نمازی کی نماز باطل نہیں ہوئی۔“

(فتاوی اجملیہ، جلد2، صفحہ25، شبیر برادرز، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

04 رمضان المبارک 1443ھ/06 اپریل 2022ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے
آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے